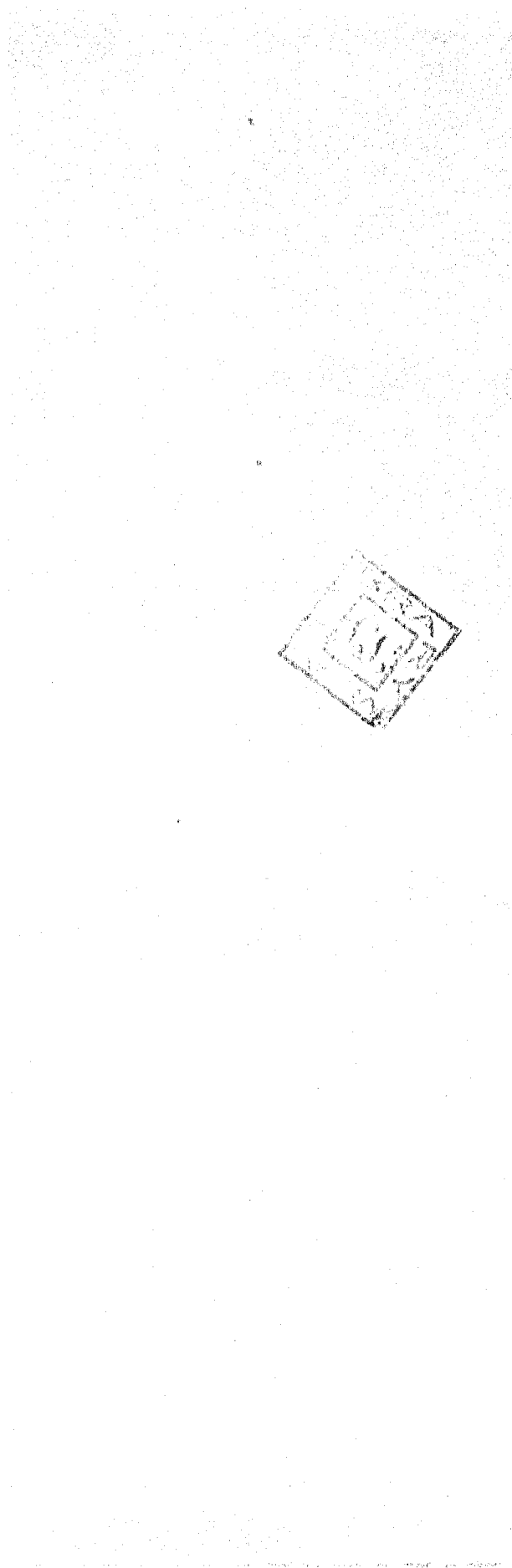
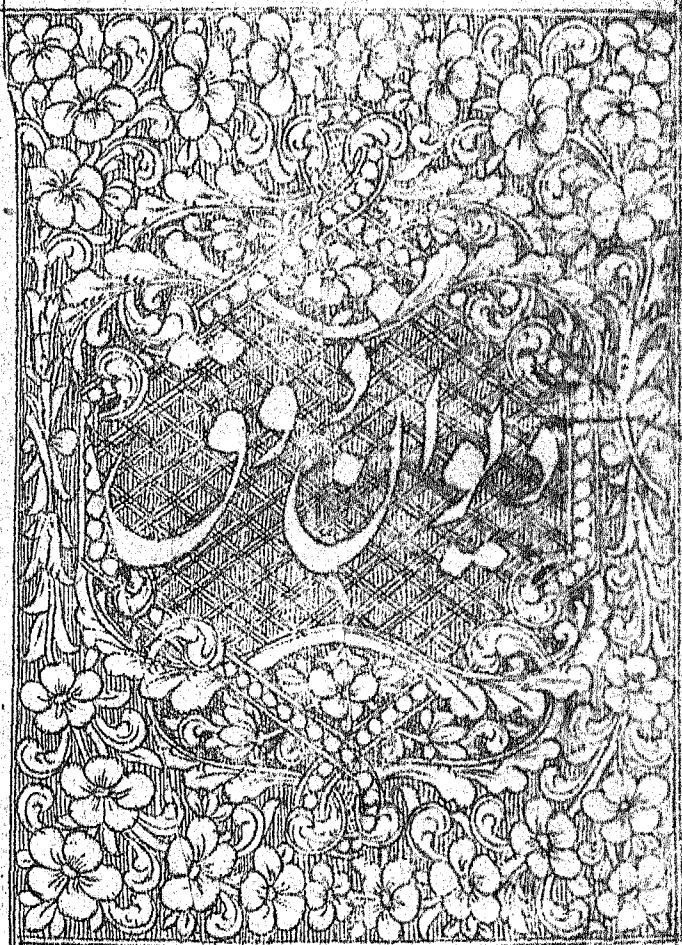


135°



بِقَوْلِ صَنَاعِ مَكِّيٍّ وَكَافُورِ خَلِّقِ بَدِينِ مَكِّيٍّ



بِقَوْلِ طَبِيعِ مَكِّيٍّ وَطَبِيعِ مَكِّيٍّ

BE
IS
V

الف احمد کا سا بگیا گویا تیرا
 دم شیر قاتل پر بھی خون آئی
 کہ آیا پانچون غشت ہو کر آج
 کہ ہو گیسو ہو روی زمین کی
 جھپک سے ویدہ صراف کی
 بزرگ سایہ مرغ پر نقش تیرا میر

ہوا احمد خدایں دل جو صبر قریہ
 عطر عشق پر از سبکہ تیرا بندہ میرا
 ایہ سینہ کیسے خار زار دشت غم میرا
 وہ دن میں گیسو معج مجھ پر عشت
 نشان پر و اجی گرد کھائی زور تیرے
 دہ ہونے نور عشق میرے ساتھ تھا

نو سنے فر ترک بچہ دہا پس سے آدم
 عدو کی سرکشی سے نوق کتب ہو میر

M.A. LIBRARY, A.M.U.



U57493

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان نوق

میں نے وہاں تک بھی شاخ اُکھوٹ کر
 کھنڈ کی بجائے محبت کا اثر
 میرے قامت کے جوہر پر قیامت سے روپ

چچ لکھتا ہے دھواں سیر چرائی گور کا
 چتر افقی نگینا روزن ہر اک ناسو کا
 جمع ہو جب تک تنگ سرخ رو جو رکھا
 کام کے تقاریر سے فریاد قری صو کا

فوق راہ عشق کو کوچہ چسکی خاک میں
 سے در تاج سلیمان بھینہ بھینہ مور کا

| | |
|--|--|
| پہنچے ہی ہاتھ نہیں ملے اٹھ نہ سکتا کیا اٹھے سیرت غم اٹھ نہ سکتا صد حیف کہ غم جو کچھ قدم اٹھ نہ سکتا سر سبز گران بارالم اٹھ نہ سکتا جون حرف سیر کا غم اٹھ نہ سکتا سیر میرا تے سر کی قسم اٹھ نہ سکتا پر پر وہ رنار قسم اٹھ نہ سکتا ای راہ پر ملک عدم اٹھ نہ سکتا کچھ فائدہ بیدست کرم اٹھ نہ سکتا | ہر داغ معاصی مرا اس دامن سے آنا ہوں تیری شمع کا شرمندہ جان پردہ و کرب سے اٹھانا تھے آسان کیون آنا گرا بنا ہے جو رخت سحر دنیا کا زرو مال کیا جمع تو کیا فوق |
|--|--|



4 DEC 1977

خال عارف راہ بندو سے بلکا کافر
 چہ ہر تھوڑی سیکنی دن کو قضا بے نیاز
 فنا کر آپ کو دیکھ لہری لہری لہری
 آہ کے ساتھ ہونے لگا شہر آشوب
 بے پرواہی سے خاک و خون شہر آشوب
 گریہ کی عین شہر آشوب کو گریہ
 تو کہیں نہ ملے گی اور کہیں گریہ

خدا جانے کہ کیا پایا پایا
 خدا جانے کہ کیا پایا پایا
 خدا جانے کہ کیا پایا پایا
 خدا جانے کہ کیا پایا پایا

ایک دفعہ ایک پادشاہ نے اپنے دربار میں ایک شخص کو بلا کر کہا کہ میں نے تجھے ایک عجیب و غریب خواب دکھایا ہے جس میں میں نے تجھے ایک عجیب و غریب کام سے متعلق دیکھا ہے۔

| | |
|--------------------------------------|---|
| کیا تو جو مجھے آواز دے جا کے مے دوست | میں کا سخن فرمیں کہ میں ہوں یہی چکا تھا |
| کیا دیکھتے تھے یوسف کنعان کو کہ اپنا | منظور لفظ یہ کہ میں ہوں یہی چکا تھا |
| کیا گرم ترش ہوتا تو پکڑتے لگے | میں سرور و خیر کہ میں ہوں یہی چکا تھا |

جو کچھ کہ ہوں ہم سے وہ کس طرح نہوتا
حکم ازلی فوق یوں ہوں یہی چکا تھا

| | |
|--|------------------------------------|
| ہم مہین اور سایہ سے کیچے کی دیواروں کا | کام جنت میں یہی کیا ہے گنہگاروں کا |
| محبوب گرجہ دل آزار ہر تنہا یوں کا | دیجے اک جہم تجھے یا رہی یاروں کا |
| تہا تو سور قناب ہو کہ چمن میں ٹہل | خزین گل گنجہ دھیر ہو انگاروں کا |
| ہرچ پر بھیرہ باجان بچا کر عیسے | ہو سکا جہ نہ دراوا سے پیاروں کا |
| ہوں گین حلق بریدہ کی ہماری خوبار | گرتا شائع منظور ہو قواروں کا |
| میں کماندار سے تیر فرہ تشنہ خون | منہ کھلا ہوا سوا سے سو فاروں کا |
| کیون نہ ہوتا میں ہوں گرفتار کعب | جیلین نہ پہنچت کے گرفتاروں کا |
| دیکھئے جان ہوسہ لعل نگین پر ہم بھی | جان نہائی ہی اگر شہو نکھاروں کا |

نہ سیاہی نہ چکا کام قلم کا اور فوق
رو سیاہی سر و سامان پر سیاہ کاروں کا

ایک دفعہ ایک پادشاہ نے اپنے دربار میں ایک شخص کو بلا کر کہا کہ میں نے تجھے ایک عجیب و غریب خواب دکھایا ہے جس میں میں نے تجھے ایک عجیب و غریب کام سے متعلق دیکھا ہے۔

ایک دفعہ ایک پادشاہ نے اپنے دربار میں ایک شخص کو بلا کر کہا کہ میں نے تجھے ایک عجیب و غریب خواب دکھایا ہے جس میں میں نے تجھے ایک عجیب و غریب کام سے متعلق دیکھا ہے۔

کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا
 کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا
 کہنا شایب کو دیوہ دینا کہ
 نام ہونے والا اس ہونے والا

| | |
|--|---|
| کہ سہ پہا کا معکم جدا اویب جدا کہ فوج سے نہیں رہتا کبھی نقیب جدا آہی ہونے وطن سے کوئی غریب جدا کہ سکا کے دل سے غم جیب جدا | سہ اور علم و ادب کتبہ جیت تین ہجوم اشک کے پیراہ کیون نہوالہ فراق تلکے گندم ہی سینہ پال تباک کیا جیت مجھے جد خاک نے اگر |
|--|---|

کہ ہند ایک کس کس کے بیچ ہم و فوج
 کہ نو سولے ہن سب ہم سے غفریت

| | |
|--|--|
| درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا پانہ خیر شری زلف دوتا سنے رکھا دستہ ترکس کا نہیں پیر سنے رکھا گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا خوب دھو کے میں آو تار قبانے رکھا گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا | شکر پوچی میں اور تکت کو حیانے رکھا ریا پا مال رہ عشق کی زبنت کا نشان لکھنوی کا کارنا بعد فنا ہی یہ اثر اوشیاغ میں جو نہ ہو نفس سے باکر دل جو دیوانہ تھا میرا کیوں پیرا و سکو آنکھیں دیدار طلب گری تین میں تلک پرتاوا دھڑکے پہلے رہبر موجود ناتوان میں نہ تن ارباب دیکھ سکا نہ کھے خوبی و زشتی سی غنچ آئینہ وار |
|--|--|

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دوتا سنے رکھا
 دستہ ترکس کا نہیں پیر سنے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار قبانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دوتا سنے رکھا
 دستہ ترکس کا نہیں پیر سنے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار قبانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

درندہ پاں گیا ہی تھا فصلانے رکھا
 او سپہ تعویذ جو نقش کف پانے رکھا
 استخوان کو کے باقی نہ ہٹانے رکھا
 ایک تکا بھی نہ تھا باوصا پانے رکھا
 پانہ خیر شری زلف دوتا سنے رکھا
 دستہ ترکس کا نہیں پیر سنے رکھا
 گور سے لگے قدم دیکھ عمامے رکھا
 خوب دھو کے میں آو تار قبانے رکھا
 گھر میں مہمان جسے اہل صفائے رکھا

[illegible][illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

[illegible]

رکاوٹ مل کی وقت کی وقین چکا ہے کہ خیر سے مراد کون ہو گئی کہ کر لیا ہوتا

مکتبہ حبیبیہ گریہ تو اس وقت کہ گھڑی بھرنے
کے لئے اس کی طرح گھڑیوں کے فرق آسمان و زمین

اکھین مئی تاو دن سکوہ نجائے تو اچھا
 جو چشم کہ نے غم جو وہ جو کور تو ہتر
 بیا رخت نے نیا تیرے سنبھالا
 ہو جھٹھے عیادت جو نہ پیار کی اپنے
 کچنے دل انسان کو نہ زلف سیفام
 لے گریز رکھ میرے تن شکست کو غریب
 تاثیر محبت عجب اک حب کا عمل ہے
 فرقت تری نارینس سینے میں میرے
 مان کچھ تو ہو حاصل ثمر محبت
 دل کے نظر سے تے اوٹھے کانہیں پر
 وہ صبر کو آئے تو کروں باتوں میں تو
 دھلیا جو دن بھی تو او سیلح کروں شام

فوق بکار غایت خداوند
عشق پیروزه سید پیران
سلاطین چون پروانه کمان
قون ایستادگی و قوت
قون بیاید لب و لبت
لب صبا کی نشسته

بدر

ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار
ساحل آئینہ کا یہ دیدار دیدار

| | |
|---|--|
| جہان میں عرصہ عشق کے دو چہرے ہم کا تھے عاشق کو یوں ہو شکوہ آریہ ہم خیر ہر نگ ملوک قری کوئی سکے ہو کلاسے ترسے خسار کا پر توڑے گرا ضل کی سے چاہیں کس نیر زخم اوس تیغ تیر دلیران محبت کو غلش سے اوس کے تیر کان خراستہ سینہ میں اک رنگیا ہی تیر گرا اگر آتش مزاجوں کو حسد ہو خاکسار و پر خدا و کا وصل کی لبت کا ہی پیغام ایتھا صد | اگر ہو عید کا اک دن تو عشرہ ہے محرم کا مسلمان کو لگے ج طرح شیریں آب زم کا کمند گردن لہر جو حلقہ زلف پر خم کا کسے چٹکن فی غور شید پر قطرہ شبنم کا کہ بان اکتا ہی بخیرہ سوزن عیسیٰ مریم کا پس دن کھدیں بھی ہی عالم چاہہ تیرم کا غلط ہی جو سمجھتے ہیں کہ یہ پچھا ہی مریم کا تعب کیا کہ ہمیں عین دشمن ہو آدم کا لکھت سے نسخہ ہاتھ ایسے اعظم کا |
|---|--|

شہید اسے وق سنیہ میں جوئی ہرین ترین لاکھو
مری جو آہ ہے گویا وہ ہے اک نخل ماتم کا

| | |
|--|---|
| گل اوس نگہ کے زخم رسیدون میں ل گیا کیا جانے تیغ عشق کی لذت کو بواہو کہ بخت بھر پر گ دنیا ہوا فقیر کھلا کے کھشاش سے فلک چاک ہنیت | یہ بھی اہو لگا کے شیدون میں ل گیا گو جوں نے وہ حلق بریدون میں ل گیا کبخت پاک مچے کے پلیدون میں ل گیا اوس ہریش کے سنیہ پریدون میں ل گیا |
|--|---|

مخل میں شور و فتنہ کیسے کال ہوا
لا سیف پہ لاکہ کہ توبہ کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا
پیشہ غم سے گزرنے کا فیل ہوا

ادب کا جوئے کو نہ تھکتا رہا
بنوہ از زبان تو بیکو کہ ہوا
جوز صیف فرسہ ہم لکھ لکھ لکھ لکھ
ادب کا جوئے کو نہ تھکتا رہا
بنوہ از زبان تو بیکو کہ ہوا
جوز صیف فرسہ ہم لکھ لکھ لکھ لکھ
ادب کا جوئے کو نہ تھکتا رہا
بنوہ از زبان تو بیکو کہ ہوا
جوز صیف فرسہ ہم لکھ لکھ لکھ لکھ
ادب کا جوئے کو نہ تھکتا رہا
بنوہ از زبان تو بیکو کہ ہوا
جوز صیف فرسہ ہم لکھ لکھ لکھ لکھ

5

10

کے لئے کہ جس نے اس کو پڑھا تو اس کا دل روشن ہو گا اور اس کی ہر بات سچ ہو گی۔

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

کونین سسکے کو تاسہ کہ مین کیچہ ہند
کہ جو پیچہ کناسہ

مرطع
مرطع
مرطع

مجلس شورای اسلامی
کتابخانه

| | |
|--|--|
| <p> سہا تھہ انکے بین ہم سایہ کے مانند و لکھن دل لگنا غشت اور یہ پھر اویسہ تپ فغان جہاں سبھی نفون کی لکھن سے خارے اے تو کوہان کا نہ تاری سے کوئی حاکم </p> | <p> اسپر بھی چل دیں کہ اپٹنا نہیں آتا کچھ فسر ض تو بندے پہ پتھار انہیں آتا افسوس کچھ ایسا جوین لکھنا نہیں آتا جب تک نہیں آتا اوسے غصہ نہیں آتا </p> |
|--|--|

قسمتی می باشد تا چارم بر آن آفتاب و غروب و گرند -
سبب من چون من طلاق می کند که کجا نه بین آن

| | |
|---|--|
| <p> ساخته آه که دل بختی مع بر یکسان نکل آیا شب بینه پیچیده چو کیا تو به کاس قی عصمت بجای سبک کشی که اکابر یوسف تو خاک و قاتل هر شاهدت کاوشینه </p> | <p> تو کام تو شکل مرا آسان نکل آیا سفر سبک سحر هر دو شان نکل آیا وزیر مقتول است عسکریان نکل آیا کعبه را چه کعبه این گنج شهیدان نکل آیا </p> |
|---|--|

| | |
|--|---|
| <p>ہر اک سے پہلے قول شنائی کا چھوٹا دوسرے ڈال خرابیہ میں کہ ہو گا جمعے نعمت خاکہ سے بھی سہا ہتر رسائی ہوئی تیکہ واسن تک ایسکے</p> | <p>وہ کا فریب ساری خرابی کا چھوٹا یہ ساغر سے گریانی کا چھوٹا تھے وہ پہلے اگر انی کا چھوٹا ہوا اتنے اپنی رسائی کا چھوٹا</p> |
|--|---|

دل کا دہائیے گدگد غمگین کو فطرت
 میں ایسی نعمتوں پہلی ہی منزل میں لوٹتا
 ہے جہاں کمال قدرت دربار ہے
 یہ نظر تمام درمیں سہل میں لوٹ
 مطلع

١٠

بین الضمیر و بین بی بی یا منزل میں کوثر
 دل کا واسطہ ہو گا غفلان کو غفلت
 پہ کوثر تا نام دار میں ساحل میں کوثر
 مطلع

یون کا کہنا ہے ہم دل سے پیدا ہوئے ہیں
ان کا کہنا ہے ہم دل سے پیدا ہوئے ہیں

نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے
دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت
رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف
اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت

رویف جیم تازی
بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج
رویف جیم فارسی
وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت

رویف حار حطی
وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح
پیر سے تراخ سپین لبان صبح
اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے
ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب

رویف حار حطی
نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے
دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت
رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف

| | |
|-----------------------------------|-----------------------------------|
| نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے | دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت |
| رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف | اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت |
| رویف جیم تازی | بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج |
| رویف جیم فارسی | وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت |
| رویف حار حطی | وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح |
| پیر سے تراخ سپین لبان صبح | اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے |
| ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب | نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے |
| دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت | رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف |
| اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت | رویف جیم تازی |
| بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج | رویف جیم فارسی |
| وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت | رویف حار حطی |
| وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح | پیر سے تراخ سپین لبان صبح |
| اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے | ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب |
| نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے | دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت |
| رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف | اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت |
| رویف جیم تازی | بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج |
| رویف جیم فارسی | وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت |
| رویف حار حطی | وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح |
| پیر سے تراخ سپین لبان صبح | اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے |
| ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب | نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے |
| دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت | رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف |
| اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت | رویف جیم تازی |
| بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج | رویف جیم فارسی |
| وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت | رویف حار حطی |
| وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح | پیر سے تراخ سپین لبان صبح |
| اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے | ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب |
| نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے | دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت |
| رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف | اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت |
| رویف جیم تازی | بہار عشق کا جو منہ ہے ہوا علاج |
| رویف جیم فارسی | وہ مثل ہے ناوی کو ڈوبی خضرت |
| رویف حار حطی | وقت کی بات جی چکے ہم تازمان صبح |
| پیر سے تراخ سپین لبان صبح | اب سیکہ ہمین شام کو ناقوس بھونکے |
| ریش سفید شمع میں ہے ظلمت فسیب | نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے |

نکستہ پیر جو منہ پہن تیغ نگاہ کے
دکھلائے وہ کہی نہیں آئینہ دل پشت
رہتا سخن سے نام قیامت لکھم حروف
اولاد سے تو ہی یہی دو پشت چار پشت

| | |
|---|---|
| بہارِ دل کی ہر شاخ پر سب کوئی نہیں پہنچا ۲۰ | |
| آخروں پر پہنچائی کر گدن کی شاخ | رہتی ہے کشمکش میں سیرِ مرگ پہنچا |
| اشعار مجموع | |
| سو کھئے گئے نخلِ آسِ زر کو کمین کی شاخ شانین بھی گر گنائیں تو لیکر ہر کی شاخ ٹوٹی کمانِ دلبرِ ناوکِ نغان کی شاخ ہے یہ بھی سکی ایک شجرِ کوفن کی شاخ ڈالے جو سائے نیشِ پس کی شاخ ایسے ہم ہا بہت گئے انہوں کی شاخ | کتنی تھی چو شبِ مری طرح اکین بیا چشم و لبہ آہو نگاہ کو بر صید کی کمر سے گئی ٹوٹ جگہ مری سواک سے بڑھایا ہے زراہ کا جہا تا شہر کیسی سے ہوسا رختِ خشک شاخِ نبات کوئی قدیان نہ منہ لگائے |
| اشعار قصیدہ | |
| نارے جو تازیانہ نخلِ صبر کی شاخ پر دین کا خوشہ کاوسیر کمین کی شاخ | گلگون سے تیرے بڑھ سکے اک قدم صبا کرے جو تو نہال تو لائے ابھی کمال |
| رویت وال قصیدہ | |
| سینے میں بھی نسلِ رومی لکھ چکے ہیں پھر وہی آنسو کی جھری دکھائیے بعد کوہِ شہین گریہ کی گڑھی میں لکھ چکے ہیں | کیا لے لے تم جتنے گھڑی گھڑی کو کیا رکھ لپٹے گریہ کو سنبھلے لگ گئی کوئی گھڑی اگر وہ ظالم ہوئے تو کیا |

دہ رانی کی شاخ پر
پھر وہی آنسو کی جھری دکھائیے بعد
کوہِ شہین گریہ کی گڑھی میں لکھ چکے ہیں
کیا لے لے تم جتنے گھڑی گھڑی کو
کیا رکھ لپٹے گریہ کو سنبھلے لگ گئی
کوئی گھڑی اگر وہ ظالم ہوئے تو کیا

بہارِ دل کی ہر شاخ پر
سب کوئی نہیں پہنچا
۲۰

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

| | |
|---|---|
| سینہ صاف خون کوڑا تھوکتے نکلتے ورق چرخ ہو گونسنہ آشوب نہو یوں بران قفس تک کوئی پونچا گلبرگ ظاہر آہ نہ کتابوں سے ہو ڈروغ سے جھلسا رہی پرانے کی گواہی دے ہے مہرہ کرنا ہی ٹٹے پچھے آئے ہو شکا | یو صفائی سے سزاوار مسکن کا کاغذ سدرہ شیم مہر سیم بدن کا کاغذ جیسے غربت میں شفق تان وطن کا کاغذ کر نہ آتش میں لباس پہ بدن کا کاغذ مہری و ساوہ مہر چرخ کن کا کاغذ ٹٹے یوں چسے لب لب اسکے دہن کا کاغذ |
|---|---|

| |
|--|
| فوق دل سوختہ دیوان لکھے اپنا کیا خاک متمل نہیں گرمی سخن کا کاغذ |
|--|

| |
|----------------|
| ردیف رای مہملہ |
|----------------|

| | |
|--|---|
| گاہے نہیں فتنہ نشین وین کی تکی ستونگ ہر پھر کیا لوگوں کا خون اوہ کو سر گرم جنگ ہر ویرانہ نمونہ کافر سے چھو لاکھوں جویشتر سے ہر رنگ لفت سونہا ہر گریہ بھی خیمہ شہر میں جو سمجھیں حسن تیار کی ایمان و نہیں ہر قدر میں جو | نگار آجواہ کچھو کچھو لہریں مٹیا خدنگ ہو کر کہ جسے ہاتھوں سے اٹھائے نہیں روئی کیا گنگ ہو کر تو ہو ورن ہر گرجے سو سے لالہ رنگ کو کہ رنگ ہی گران ہمدین عقیقہ یقوت سنگ ہو کر پونچے کعبہ میں و مسلمان ہر شہر چرخ رنگ ہو کر |
|--|---|

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

کلیں کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں
 کہ جس کی باتیں دل میں آتی ہیں
 سب سے پہلے اپنے دل میں لکھ لیں

چشمہ آئینہ میں کب تر ہوا پاسے نگاہ
پھر تھیں سبیل جواوٹ کین مرو کی منہ
صحت جمانی لان سے کین تیر دہل
اب بھی مگر سے مجھے فرصت نہیں قرارہ وا
طاس قیدان میں کھائے اسے ابر مردہ کو
و کھنا آبی ٹوٹہ منہ پہ اس کے وقت خوب
بیچہ ہوں تفسید دل کر جائے لکڑیا کو جذبہ
یوانی مامین ندگی بھرتشہ دیدار یار
سایہ مر حین تجھ میں ڈراتا ہے مجھے
وعدہ ہے آنے کا لیسے ابر کھلی تڑا لوی
خطا کو ہم لکھتے جو بیٹھے انگھ سے اندیشہ

اس طرح جاتے ہیں دیکھا پاکہ امن آبین
شیر سید حاتیر تھاپے وقت فتن آبین
زنگ سے آلودہ ہو جاتا آہن آبین
گو کہ میں دبا کھڑا ہوں تاکہ دون آبین
ڈوبے روو کے تو امی ابر بہن آبین
برج آبی میں بہ نہ یا مہر روشن آبین
گر پٹے گز رہ میری خاک فتن آبین
جیسے مستحق کا دم ہوتا مہرون آبین
اثر دامن بن کے غیب اسٹک گلشن آبین
ڈالتا ہوں مبدلہ کھٹکے و غن آبین
بہ گیا خط لکھتے لکھتے مشفق میں آبین

چشمہ آئینہ میں کب تر ہوا پاسے نگاہ
پھر تھیں سبیل جواوٹ کین مرو کی منہ
صحت جمانی لان سے کین تیر دہل
اب بھی مگر سے مجھے فرصت نہیں قرارہ وا
طاس قیدان میں کھائے اسے ابر مردہ کو
و کھنا آبی ٹوٹہ منہ پہ اس کے وقت خوب
بیچہ ہوں تفسید دل کر جائے لکڑیا کو جذبہ
یوانی مامین ندگی بھرتشہ دیدار یار
سایہ مر حین تجھ میں ڈراتا ہے مجھے
وعدہ ہے آنے کا لیسے ابر کھلی تڑا لوی
خطا کو ہم لکھتے جو بیٹھے انگھ سے اندیشہ

غزل

سیر کے قابل ہر پیر کی محبت میں
وہ فدا ہوں ہے تو اپنے قابل محبت میں

اس گلستانِ جان میں کب گلِ عشق نہیں
علم جبکہ عشق اور حکمِ عقلِ حشر نہیں

دورِ زمانہ
کون صوفیہ میں آدوں صورت
وقت پیری شباب کی صورت نہیں
ایسی ہیں صفتِ شباب کی صورت نہیں
دلِ غافل سے خواب کی صورت نہیں
و اعظا چوہر زکریا کی صورت نہیں
کے شباب و کباب کی صورت نہیں
خدا کی صورت نہیں

عالم سب سے بڑا
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم
سب سے بڑا عالم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

100

| | |
|---|--|
| <p>شستہ ہین و کو چیر چیر کے ہم دیکھ اے دل تجھ پر رخصتہ لطف</p> | <p>کس منے سے عتاب کی باتیں کہ یہ بین تیج و تاب کی باتیں</p> |
|---|--|

مگر کیا جو عشق میں لے دے و وقت
ہم سے ہوں صبر و تاب کی باتیں

ہم ستمناہوں صبر و تاب کی باتیں

ہے جہن اپنے غم جوہر کو توڑ دین
 میں کان وں پیار کو پتھر کو توڑ دین
 کیا دو جام ہو جو کسی سر پہ در چرخ
 راہ جنوں میں جلا دو ٹھکان جو زمین قدم
 کیا بستی جو اہل کرم سے کسے کی چرخ
 ساتی لڑائیوں سے تری چاہتا سر جی
 احسان ناخاکے اوٹھائے مری بلا
 ہر سو پھر عشق کو تیرے بل تیرے شہزاد
 باز کلامیاں می توڑیں عہد کالی

پھر اوسے کو یاد کرو کہ وہ دل میں دوق
نشر ہوئے ہیں کہ میں نے نشر کو توڑ دیا

نشر جہان کے منہ سے نشر کو توڑ دین

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

پیشو

تذوق
پیشانی منہ سے کہتا ہوں کیا ہر مٹی
تو نے اپنے جسم سے کیا ہے جو دنیا
وہ خانہ ہے جس میں رہتا ہے ہر
انسان

[illegible]

2

12

م

四

تمام
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں
 کہ چاہیے کہ گویا میں زبان نہیں

تاریخ

روایت نمون

کہا یا نہیں کہ گھڑیاؤں سے کیا خطرہ ہیں
والہ ایک خاموشی ترمی سے کہ جو میں

خدا پروردگار کے اور بھی ہوں چاہتا ہوں
 یاں اب یہ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ

نے باوجود غور کی مین ہوا و ق جوشنہ
کی توجہ سے وقوف نے ماعق شہابین

١٢٦

جان و مال و ایمان و دولت پر دل کو بند
کے و حرم رخ کو زمین اف کو وین تک کو بند

اے دل لے مو تو پھر دستِ مائل نہ ہو
چاکرِ کارِ شے کر دوا کے کہ نہیں ہو سکتا

نام

آنے موت پہنچیں جتنے ہیں کپڑے لٹین
ہے جانا تھا کوئی دن کا چڑھاؤ لٹین

لکھے پیہم تیری ناوکے ترکان دل میں
گھری کر مٹییا ہمارے غم جو بان دل میں

نام

کون نہ لڑا این دو پھین غزاکرے میں ہی
ہمیشہ سے کہیں نہیں کہیں (رے جاکر این
استے بڑے میں وہ بخت کہ اگر نام دوکا
لکھتا کا غلط ہوں تو حرف بڑے جاسے میں
نامت

نام

بیوان و نون

اسی طرح عظمیٰ میں بھی بعض نالیسینوں
اور اوپر بلب ٹکٹیاں ہونے کو عجب میں
جو ہاگوں میں درج ہے جھگو میں
نام عشق لون بلور قد زشت طالعین
نام تمام

72

نامہ شام
کے وقت بیان فرمنا کہ جو کہ
میں کہتے ہیں کہ جو کہ
عالم جو کہ کہتا ہے کہ
بات عاشقان شایخ ابو
مصلح

10

بنی نازدیکے کی سزاغ کھائی تو میں
وہ تو تو تین ب وہ کو جو کھائی تو میں

[illegible]

کلیں کی سبب کچھ نہیں کھلتا یہ ستم بہکو
بھاگے ہی دوری سے دیکھنے صو بہکو
شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھونڈنے عفتا بہکو
درواب تھکو ہمارا ہوتھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا چہرہ سا بہکو
ہر نفس باوجود الف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکھے جی بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھونڈنے عفتا بہکو
درواب تھکو ہمارا ہوتھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا چہرہ سا بہکو
ہر نفس باوجود الف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکھے جی بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھونڈنے عفتا بہکو
درواب تھکو ہمارا ہوتھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا چہرہ سا بہکو
ہر نفس باوجود الف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکھے جی بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

دیوان دوق

کلیں کی سبب کچھ نہیں کھلتا یہ ستم بہکو
بھاگے ہی دوری سے دیکھنے صو بہکو
شکستوں بنایا ہے سب را بہکو
خاک گم ہو گیا دھونڈنے عفتا بہکو
درواب تھکو ہمارا ہوتھا را بہکو
کیا بنایا تھا ہتھیلی کا پھپھو لا بہکو
منقش سجدہ کا ہی پیشانی پر نہکا بہکو
کثرت زخم سے اک خلعت زیا بہکو
غم دوری سے کیا تنگ ہی کیا کیا بہکو
ہو بشر طی ترے آنے کا چہرہ سا بہکو
ہر نفس باوجود الف کا ہی جیون کا بہکو
تری جانب پہ پرواز میں عضا بہکو
پاس آئے نڈیا دور ہی پھینکا بہکو
خط لکھا نمبر کو اور ہمو لکھے جی بہکو
ای خون تو نے تو کا ٹھونہیں گھسیا بہکو

10

[illegible]

سب غنم منکر
ششم غنم دوزخ یا خدیب کیا و خاک کوئی
ان دون کا دریا کیلئے پونے کے ایسی ہی زمین
فائل ہے
ہاں دن کو ایسے وقت میں جب کہ
کشت ہو۔ یہ چپ نیچر ل و دو
اس جگہ پر کیا چپ نیچر ل و دو
پستے سے

تذوق

۱۰۰

بأن وزن كوكب من كوكبات شادان روح
ظليل أخش باء -

10

دن کا جیسے اب رات کہ عورت کا ہے
و جب سے تو اس نیند دور ہو کر
ہاں صیاد تو ایام سے پہلے
میں تو توں تھا کہ پتھری لایا ہے
ایسے غافل کو نہ کھلاؤ گی ہر سانی
پتھری لکھا ہے میں جگہ لکھی ہو

ای قابل خلق بریدہ سے اک شعلہ دل جو کشت ہو
تو روشن ساقیہ حبیب شہینہ دیکھ نور کشت ہو
ہو تو اس سیر و صبح محبان مجھ سے رخصت ہو کشت ہو
کیون کہ پیون آؤ کہ خور بھی نہان یرو و کشت ہو
بہر شراب ناز و کھاٹو ساغر چشم کامر کشت ہو
تہا زہ پاک بلوٹ ہو تا صوفی و کش میکش ہو
تم وہ درخشم دل پر سیر کرتے ہو و کھلا کشت ہو
پر برش تیغ ناز سے اپنے دل میں عیش کشت ہو
دل نعل بیتد کے جون ذکر یا چپ کر چشم کا فر کشت ہو
اب ارہ جنبش ایر و سہ کیونکر نہ زکشا کشت ہو
لبیک و اوان ناقوس جیس یا خد قتل نالہ کشت ہو
دل کھینچے مین کان کوئی ہو پر ایک نوای و کش ہو
پن سیکر گھر کے آرائش دشمن جان ہو عاشق کو
محراب طاق کمان نجبائے دستہ ز گش کشت ہو
ماند

١٢

تو دل ہو صاف یہ از رو صفا نصیحت
جو یہ نصیحت تو افغان و نصیحت
نفس کے آلود شہری نمازیات
زبان خلق کو تفرہ خدا
بجائے کسبے عالم و سبب
نامم

[Handwritten signature]

| | | |
|-----|-----|-----|
| نام | نام | نام |
| نام | نام | نام |
| نام | نام | نام |
| نام | نام | نام |
| نام | نام | نام |
| نام | نام | نام |

۸۳

نام

نام

نام

نام

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

مطالع

[illegible][illegible]

نام و نام خانوادگی: ...

وای نقد پرست

بہارِ دین

55

ہر شے کے لیے جو اس آتش غم اور زیادہ
 آتا ہے وہاں کہ میں دم اور زیادہ
 روکین تو انچہرہ سے نکمہ اور زیادہ
 انچہرہ سے خوش کا قدم اور زیادہ
 بیخوف ہیں اب ہمدردم اور زیادہ
 جو چین اور پھر طرح و قسم اور زیادہ
 ہاں بیکار میری سہ کی قسم اور زیادہ
 اتنا ہی ہے چاہیے ہم اور زیادہ
 کیا ہو جو زمین خند قدم اور زیادہ
 کیا ہو گا جو ہوگی تب غم اور زیادہ
 اس تیغ و دم میں نہیں دم اور زیادہ
 مغرور وہ اب وہ صنم اور زیادہ
 سے عشق کا پھر اس کے تو دم اور زیادہ

ہے رفیقِ فنا سب مرگے ہیں کیا شایم
 سب کوست بیمار کا دانا ایسے تو مہر
 جو بیت کو بکے ہیں بھی باس کا بے اوتار
 عیسٰی خلیفہ سے شکار
 صیدِ عاشق میں جو مہر وہ گھر
 اگر سرِ مدد سے خاکِ نرا امانت کو صوفی
 انجمنِ خواجہ زینب میں کی کر
 کیا تو رہے جتنا کہ وچا پست کی رو ہر
 چالیں قدم ساتھ و تابوت کرا آئی
 سرعت و ابھو نبض میں خراجِ رزمِ برق
 کہتا ہوں عاشقِ جرات کہ خدا کی فوس
 کیوں میں نے کہا تجھ سے خالی ہنسی نہ
 کہتا ہوں گلے لگ کے مئے وہ دمِ خیر

درویش تپت نالہ کے رکھنے جگہ پر ہاتھ
میں ناتوان ہون خاک کا پر دانہ کو غبار
اٹھتا ہوں سکھ دیون نینم کر پیا ہوتے
خطیہ بکھل میں تھا کہ زبانانی عجی پیچھے کی
پروستے رکھیا دین نامہ پر ہاتھ

三

ذوق
لہذا باوجود اس کے کہ غم و غصہ میں ہوں
بلکہ اگر ستم مارے ہو یا کوئی اور چیز
جو دل و خفا کا تو نہ جلاؤ گلیاں بلکہ
دل کو رکھ کر بغض عاتق سے بھر دو
شع یک چوری یاد ہی نہیں رہتا
اس کو ہی دین میں پہنچا دیجیو

قطر

کریے سے ہر اکھنڈ ورم اور مایہ

اس عاشقِ تیار کا ہر آج بر احوال

[illegible]

خداوند را در این دنیا و آخرت
و در این دنیا و آخرت خداوند را
و در این دنیا و آخرت خداوند را
و در این دنیا و آخرت خداوند را

| | |
|--|---|
| برال کر دوش میخ انداز نافرمانه زانجھے | فلک کہ ہم کسی کا فوجی سپہ سالار ہے |
| ستم کو ہم کہہ سکتے جھاکو ہم وفا ہے | اور سپہ سالار بھی نہ ہے تو تو اس کے خدائے |
| برائی میں ہماری وہ اگر اپنا بھائی ہے | برائے ہے برائے ہے برائے ہے برائے ہے |
| تجھے سے شکوہ دل آرام جان بتلا ہے | پڑین پھر پھر پھر پھر پھر پھر پھر |
| و عیسے خاکسازن جب خاک پاتھے | ہم اپنی خاکساری اپنے حق میں کیا ہے |
| تھے کشتے جوین اب ہم کو یک یک ہے | مگر شور قیامت کو تری آواز پاتھے |
| انیم جگش میں اگرچہ ہو دم عیسے | ترا ہمارے غم تجھے بن ہوم جانکے ہے |
| یون ہوتا اس ستار سے کاوان گل | چمکے کو صبا غنچ کی آواز دے ہے |
| تو سے غصہ نہ کرنا کیا جانے تیرا فل | اسے بھلی پ کیا میاں میری نیت تار ہے |
| ساب ملتا پوچھے جسے میرے دل کے چمکا | حساب دوستانہ رول اگر وہ دل رہا ہے |
| اگر دل کو نکالا پھر کر مکان تو رہے دو | کہ عاشق اپنے ہوا میں سکھول کی جا |
| کرے آہ رسامیری جو سیر عالم بالا | فلک کو بھی یو میں آگ الہی ساز رہا ہے |
| ہنسے ہی خم دل تدبیر پر جراح کو کہد | بہنیں ٹانگے نہ ہے خندہ دندان ہے |
| جوت دنیا گر دھوم ہوا میں دشمن کا دل | دل شکستہ میرا اپنے حق میں مچا ہے |
| عزایا جو نیکر نامہ بر لکھا نصیب ہون کا | کرتی لیکے خط کیا مدعی ہو جا ہے |

ایسی ہے وفا تو چاہو اور ایسا دل ازنا ہو
ایسی ہے وفا تو چاہو اور ایسا دل ازنا ہو
ایسی ہے وفا تو چاہو اور ایسا دل ازنا ہو
ایسی ہے وفا تو چاہو اور ایسا دل ازنا ہو

دو جوان دوست

دو جوان دوست
دو جوان دوست
دو جوان دوست
دو جوان دوست

دو جوان دوست
دو جوان دوست
دو جوان دوست
دو جوان دوست

کھنکھولن کی اگر مشیت نکاح و فریضہ میں
 رکھے ہے جو حلال و یک اہل محبت کا
 نہیں یہاں تک کہ بھوکا نہ جیاب تو وہ
 شے تو واقعی اکابر آگ و آب تو وہ
 پونچھ جو گناہ منہ بند فدا و وقفا
 مثال نقش قدم کرنے پاترے تو وہ
 کب حق پرست زار و جنت پرست ہے
 دل صاف ہو تو چاہیے منہ پرست ہو
 ورویش جو وہی جو ریاضت میں جیت ہو
 جز لطف سے تجھنا نہیں سے مرغ دل بچے
 دولت کی رکھ نہ مار سیر گنج سے امید
 غفلت نہ کہ کیا ہی نشان نام کے لیے
 یہ ذوق ہی پرست ہی زار و جنت پرست
 کچھ ہے بلا سے ایک محبت پرست ہے
 زخم دل پر کیوں مرم مرم کا استعمال ہے
 قبر میں شوق جو تیرا مضطرب حوال ہے
 ہنسے جانا تھا کف پامین تھا خال ہے
 مشک گر مہنگا ہی کو کیا لون کا بھی کال ہے
 لوح تربت پر بھی لکھا سوہ زلال ہے
 لیکر لب و کچا سویدہ دل پا مال ہے

ہو سے دل مٹا دے ہمارا کیون نہ شہید و شہادت بلا
درستے اسکے شامیو کا وہ زلف منسب لشکر ہے
ہوئی رحمت کش کو اید اکیونکہ ندیوں جمع ضیعت
دشمن مار زخیم سیدہ مور کا کشر لشکر ہے
کعبہ توبہ خدا ہی رکھے آج کہ جو شہر ابرہہ میں
اک اصحاب افضیل کا سایہ دوش ہوا پر لشکر ہے
میں وہ شاہ کشر رستم ہون یا رو جکے ساتھ سدا
جوش اشک کی دولت سے جون موج سند لشکر ہے
گاہ ہجوم یاس میں ہے دل گاہ ہجوم حسرت میں
ہے یہ مرو سپاہی پیشہ ہمتا لشکر لشکر ہے
خال چشم جانان کا ترکان سے تھمبل و کچھو تو
اوترا پشت پہ مچھلی کے کتلا لیکے سکندر لشکر ہے
ہو سے امام برحق پید و ق اگر تو دیکھ بھی
ہوتا گر و سلامیوں کا جون سجنہ گوہر لشکر ہے
میری خاکسراؤں تھی سب کج و سب
اوسین کچھ جو تھی تھی جو کو کسب

میں کچھ نہ تھا جس نے شہید و شہادت بلا
درستے اسکے شامیو کا وہ زلف منسب لشکر ہے
ہوئی رحمت کش کو اید اکیونکہ ندیوں جمع ضیعت
دشمن مار زخیم سیدہ مور کا کشر لشکر ہے
کعبہ توبہ خدا ہی رکھے آج کہ جو شہر ابرہہ میں
اک اصحاب افضیل کا سایہ دوش ہوا پر لشکر ہے
میں وہ شاہ کشر رستم ہون یا رو جکے ساتھ سدا
جوش اشک کی دولت سے جون موج سند لشکر ہے
گاہ ہجوم یاس میں ہے دل گاہ ہجوم حسرت میں
ہے یہ مرو سپاہی پیشہ ہمتا لشکر لشکر ہے
خال چشم جانان کا ترکان سے تھمبل و کچھو تو
اوترا پشت پہ مچھلی کے کتلا لیکے سکندر لشکر ہے
ہو سے امام برحق پید و ق اگر تو دیکھ بھی
ہوتا گر و سلامیوں کا جون سجنہ گوہر لشکر ہے
میری خاکسراؤں تھی سب کج و سب
اوسین کچھ جو تھی تھی جو کو کسب

ایسا کا بل میں کہ جس سے اس کے خال کا
جوش عیبی ناسے شکر و ان کی کس
رہیت سے واقف تھی کہ تال وین با
سوز و غم کی مود و غم غم غم غم
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ
کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ کچھ

دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا
دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا
دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا
دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا
دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا
دل بہتا دل بہتا دل بہتا دل بہتا

مجلس شورای اسلامی
جمهوری اسلامی ایران
کتابخانه مجلس شورای اسلامی
تاسیس ۱۳۰۲ خورشیدی
کتاب: ...
نویسنده: ...
تألیف: ...
موضوع: ...
شماره ثبت: ...
تاریخ ثبت: ...
محل ثبت: ...
محل نگهداری: ...
محل امانت: ...
محل استفاده: ...
محل انتشار: ...
محل توزیع: ...
محل فروش: ...
محل چاپ: ...
محل نشر: ...
محل انتشار: ...
محل توزیع: ...
محل فروش: ...
محل چاپ: ...
محل نشر: ...

سیدہ دل لہا کرکے بولے
 پیکار میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے

| | |
|---|---|
| یہ تجھ میں کیا ہے کہ آنسو پونچھتا ہوں تیرا کمان وہ ستم طفلی کہ ہم دامن سواروں میں مرا وہ گریہ خندہ عشرت سے بہہ ہو میں وہ آلودہ دامن ہوں بنائیں تار سب کا یہ صید ناتوان شل پر افتادہ اور جانے ہوا پتکھے کی خواب آگے کیا ایک جنبش میں نگاہ بولہ بول نہی تیرے خاک آڑ میں | کہی تو تیرے آنسو کو کبھی آیا دامن سے لیا کرتے تھے کار تو سن روار دامن سے اگر آنسو مر پونچھے وہ گل خسار دامن سے نوشتہ پاکہ دامن لیکے میرے تار دامن سے لگائی گر نسیم دامن گلزار دامن سے کر سے سو فتنہ خوابیدہ وہ بیدار دامن سے چھپائے تو چھان شعلہ خسار دامن سے |
|---|---|

سیدہ دل لہا کرکے بولے
 پیکار میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے

نہو کول جلوئے دوق ہمسایہ لہری
 کہ کرباوس پونچھے شمع گل خسار دامن سے

| | |
|---|--|
| ہوں لاغر خجکے قامت یکہ جس کے بوجھ سے یہ سیری میں گمان خاطر میں جاتا ہوں تو زندہ تو دوڑے ہے اور سیری مر و آئین باز رہے و تاق کی گردن میں لانا لاقص سچے دنیا سے کمان حق اوٹھا کر بار ص اپنے دامن میں میرے گل نخت جگر | جون کبادہ چکے ہی پاک گل کے بوجھ سے آہنی قلاب بھی میرے تھنس کے بوجھ سے بوجھ شایہ جسم کم ہی نفس کو بوجھ سے بوجھ ہسکام ہی ایسی جوں کے بوجھ سے رگیا تو گدھا دل میں پھنکے بوجھ سے جی دھڑکتا ہی کہیں چولی نہ کو بوجھ سے |
|---|--|

یہ تیرا دل ہے کوئی دل سے گھر سے
 گریہ کیا پھر سچیت وہ کھسکا ستر سے
 تو جی تو پھر سچیت وہ کھسکا ستر سے
 سیدہ دل لہا کرکے بولے
 پیکار میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے

سیدہ دل لہا کرکے بولے
 پیکار میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے
 دلوں میں تیرا دل ہے

انسان وہ کیا نہ جو دل لبر میں گھر کے
 نامو عشق زخم کے پھر گھر میں گھر کے
 بھنڈو اچھب ہے یوں گل غم میں گھر کے
 پیر کی جون کنی کوئی گوہر میں گھر کے
 اوس رخ پر دل جو زلف مغرب میں گھر کے
 مرد کے خرق سیکڑوں پل بھر میں گھر کے
 گرستہ ایسا کون جو چکر میں گھر کے
 جون عنکبوت برگ گل ترین گھر کے
 جون خرچہ یہ ترے خنجر میں گھر کے

تیرا زرا سا اور وہ پتھر میں گھر کے
 تیرا اوس گہ کا گرد دل مضطرب میں گھر کے
 تیلی سیاہ دکھیو اوس چشم مست کے
 یو سیسے دل میں جھپٹی بڑھان کی کوئی تا
 بلبل گل نشانی نہ گلشن میں کیا عجب
 دکھائے جوش گریہ اگر میری چشم تر
 گنبدین گرد باد کے جنون نے گھر کیا
 آنکھ اپنی اسکے ب عجب گھر کپڑا گئی
 قاتل ہے کو شتابی سر دھو کہیں

اے ذوق کسی بہم ورنہ کا ملنا
 بہتر ہے مافات مہیا و خضر سے

شمشاد میں کس چشم سیہ کا یاد
 کھلتا نہیں دل بند ہی رہتا ہر ہمیشہ
 نالو کے اٹھے سے پھوڑا سا ہے کیتا
 کیوں رہیم اٹکلے نہ آہن کے جگرتے

چو ان ذوق

ساقی نے دم غمزدگی کی اور دیر لگائی ہے
 جسے بھونک کر کہیں دل کو دھتکے لگائی ہے
 عین یہ کہا جسے ہنگامہ غمزدگی ہے
 تو ادھر کو کہیں حضرت کیا دیر لگائی ہے
 اسیکے بے خبر لگائی ہے اگر دیر لگائی ہے
 تو دل پر حرمت کیا دیر لگائی ہے
 اس وقت تھیں اوسکو کر زمین پر کھینچ
 کہنی ہو اگر سبقت کیا دیر لگائی ہے

[illegible]

ہر کونسا انسان جلد برکات کی
 ہر کونسا انسان جلد برکات کی
 ہر کونسا انسان جلد برکات کی
 ہر کونسا انسان جلد برکات کی

غم جدائی میں تیری ظالم کون میں کیا مجھ پہ کیا نہیں ہے
 جگر گدازی ہے سینہ کا دی ہے و کھڑی ہے جاگنی ہے
 زمین پہ نور تر کے گرنے سے صاف اظہار روشنی ہے
 کہ میں جو روشن ضمیر اور نفاذ سرخ اذکی سر دیتی ہے
 بشر جو اس تیرہ خاک لکھ میں پڑا یہ اسکی سر دیتی ہے
 وگرنہ قذیل عرش میں بھی اسکی جلے کی روشنی ہے
 پہلے میں تر گریہ ندامت سے اس قدر آہستہ و دامن
 کہ میری تر دہنی کے آگے عرق پاک دامن ہے
 مجھے میں اس اپنی سادگی سے ہم آشنا جنگ و آشتی سے
 اگر نہ وہ تو پھر کسی سے نہ دوستی ہے نہ دشمنی ہے
 لگنا نہ اس شکوہ میں تو دل جو ٹوٹنا ہے تو ٹوٹ کر مل
 کہ کیسا ہی کوئی خوش شمالی صنم ہے آخر شکستی ہے
 نہیں ہے قلعہ کو خواہش زروہ مفلسی میں بھی ہے تو انگر
 جہان میں مانند کیسا گر ہمیشہ مفلج دل غنی ہے
 (کوئی)

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے
 میں اپنی ہے

| | |
|---|---|
| <p>دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا لبریز صند نشاط برنگ ہلال عسید موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون دھنسلے پیر سر کے دھنسلے خال کا کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا مسکن پیر تاج ہر دل میں نہیں ہر غم</p> | <p>وہا ہوں لستے میں کہ برابر معاش ہے تو آپ ہی بت پرست و بت تراش ہے سینہ میں میرا سخن غم کی خراش ہے اوڑ جاتی ٹھوکروں ہی میں عاشق کی لاش ہے ہو جا مارا دل تو نگاہوں میں فاش ہے گویا کہ دست چشم فو مگر میں ماس ہے شاہاں جیکو کہتے ہیں ہا شاہاں ہے تیرا فیض عشق جو صاحب ہے اس ہے اوس کج ادا نے اور نکالی تراش ہے روز ایل سے اسکی بین ہووے ہاں ہے</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>لے فوق جانتا ہے وہ ہر دلیہ و لیر و</p> | <p>دل جسکا پارہ پارہ جگر یاں یاں ہے</p> |
|---|---|

| | |
|---|---|
| <p>رکتے گی یہ نہ بال برابر لگی ہوئی پر کیا کرین کہ مہر ہنہ پر لگی ہوئی ہے یہ تو اسکو چاٹ سگر لگی ہوئی</p> | <p>ہے یہ کان زلف منبر لگی ہوئی بیٹھے جیسے ہونے ہنیم می کی طرح چائے بغیر خون کی ہی جڑ تیری تیغ</p> |
|---|---|

دل کی معاش غم اسی غم کی تلاش ہے
 اس تنگدہ بین کون ہو کافر سے سوا
 لبریز صند نشاط برنگ ہلال عسید
 موعتہ وبال دوش نہیں شمعان عشق
 کرتے یہ اشک آہ میں تکلیف کیون
 دھنسلے پیر سر کے دھنسلے خال کا
 کیا شا کو کو خفیف کری ہو زبان خلق
 اوٹھو جہان ہی جو بستر وہ اٹھے
 بزمہ ایک سچ خوفتہ سے بھی سوا
 مسکن پیر تاج ہر دل میں نہیں ہر غم

دیوان ذوق
 میر تقی میر
 شاعر
 دہلی

میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس سے اب اس کا دل نہیں ٹوٹ سکتا
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس سے اب اس کا دل نہیں ٹوٹ سکتا
میں نے اپنے دل کو توڑ دیا ہے جس سے اب اس کا دل نہیں ٹوٹ سکتا

| | |
|--|---|
| ابو باران کے دیوان لطف و محبت میں ہے مکاشفہ جو میں نے لکھا ہے وہ لکھن کچھ ہے توں جو محبت تو کہے ہے کہ نہ تھے واقفہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دین نہیں نہ بجزگی کوئی مراد نیامین خجہ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو سنے مزاجی کو کرین لکھ تیرے ظلم و تم | کہ اور اپنی گنہگار ہی محبت کے مرے لے رہا دل جس طرح جرات کے مرے دیکھ تو کیسے چکھتا ہوں محبت کے مرے شادی وصل کی لذت غم وقتہ کے مرے پرہیزے دار بناتے ہیں غفلت کے مرے چاہتا ہوں ہنس کے لیکے جرات کے مرے بھولنے کے نہیں پہلے و عتاب کے مرے |
|--|---|

| |
|---|
| پھر پھینچا زخم کا انگوڑا مبارک ای ذوق دل زخمی کو ترے بازو غنیمت کے مرے |
|---|

| | |
|---|--|
| اول ہی سے بھر کو ہے غیبت خلافت کہ وہ گزرتے ہیں سلاف و گداز سے چل میکہ میں شیخ سبر کر مہ صیام انہوں نے دی چڑھا جو تپ لرزہ ہر کو پھینکے جو ایک خبش شرم کان میں وہ پری ہے جو ہر کمال پہنگا اگر فقیہ | لیتا تھا کام منہ کا شکم میں یافت سے جنگی کہ شہا ہی زبان لام و کاف سے مسجد میں تنگ بیٹھا ہی کیوں عتکاف سے کھولے نہ انکھ ابر سیکہ کھاف سے اس نے اپنا توان کو پری کو قاف سے ہے تیغ تیز تنگ ہر اس کو خلافت سے |
|---|--|

کیا غرض کہ غنیمت کے مرے
ابو باران کے دیوان لطف و محبت میں
ہے مکاشفہ جو میں نے لکھا ہے وہ لکھن
کچھ ہے توں جو محبت تو کہے ہے کہ نہ تھے
واقفہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دین
نہیں نہ بجزگی کوئی مراد نیامین
خجہ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو
سنے مزاجی کو کرین لکھ تیرے ظلم و تم

کیا غرض کہ غنیمت کے مرے
ابو باران کے دیوان لطف و محبت میں
ہے مکاشفہ جو میں نے لکھا ہے وہ لکھن
کچھ ہے توں جو محبت تو کہے ہے کہ نہ تھے
واقفہ چاشنی عشق کا کامل ہو تو دین
نہیں نہ بجزگی کوئی مراد نیامین
خجہ ناز نے کیا چاٹ لگائی دل کو
سنے مزاجی کو کرین لکھ تیرے ظلم و تم

پھر پھینچا زخم کا انگوڑا مبارک ای ذوق
دل زخمی کو ترے بازو غنیمت کے مرے

خداوند منم که بندگانم را در دنیا و آخرت
در دنیا و آخرت بندگانم را در دنیا و آخرت
در دنیا و آخرت بندگانم را در دنیا و آخرت
در دنیا و آخرت بندگانم را در دنیا و آخرت

ہمیں عرض کیا کہ جاہلین کے ہم قدم کو الٹینے تکدہ سے
یہیں توں میں خدا کا اپنے نور و رحمت نہ کیجیے
تو کھلی کیسی کیسی آفت جہان میں پہنچے تھارے عیش
اور آگے کیا کیا عزم و الم ہم تمہاری دولت نہ کیجیے
و کھانا احوال او کو اپنا یہ اونکی الفت کا امتحان ہے
کہ ہوگی الفت تو دیکھ لینگے نہوگی الفت نہ کیجیے
بلا سے گردنیاں کا سانبھیں ہے پاس اپنے فالنامہ
ہم اپنے نقطوں سے دل کی فال تو دیکھ لینگے
ہلال کو دیکھیں کیوں فلک پر اگر ہے منظر رعید کھو
تو اس کے تیغ شتم کا دل میں لب جراحت نہ کیجیے
سہارا باران کو کون دیکھے بغیر باران ہو تیر باران
ہم اس کے بلے سرشک کان کی اپنی شدت نہ کیجیے
اگر چین میں بھی جاؤں گا تو کھینک جتنا ہے دم چرایا
وہ جب تک اپنے ہستانے پیری تربت نہ کیجیے
(منجھے)

وہ منظر چنان لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے

یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے

یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے
یہ منظر کوئی نہ لینگے

| | | |
|---|---|--|
| <p>اوس سنگستان پر چین نیاز ہے وہ اپنی جاناز سے اوز نیاز ہے دروازہ میکہ کو بند ہے عالم خواست در کو قوت نیاز ہے غلام خزان دل بیکار غم نیاز ہے غلام خزان دل بیکار غم نیاز ہے وہی دوزخ اس کا بھی نیاز ہے درنا ہون غم اس کا بھی نیاز ہے ہر سگے گند لگا کر وہاں نیاز ہے ہر سگے گند لگا کر وہاں نیاز ہے ہر سگے گند لگا کر وہاں نیاز ہے</p> | <p>کچھ محبت میری صلاح گردی ہے عین احسان ہے وہ ہر بھی گردی ہے مجھ کو فرصت تری کب تیغ نظر دی ہے اوسکو کافور سپیدی مسرتی ہے</p> | <p>میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے تو کی عجب کہ وہ نئے نئے نیاز ہے ہر نادر ایک کلید دراز ہے کیا قیام عید سے لادہ سے نیاز ہے کہی شام پیا سیہ میں مینا بھر سا</p> |
| <p>میر ہستی جاتی ہے بوشق ستم اول کم دیتی شربت جو کسی ہر بھری کھتہ ری و مبدم خرم پر اک زخم ہے دم لینے کی تپ دل شمع کی جب کم نہیں ہوتی طار</p> | <p>کوئی غماز نہیں میری طرف اذ فوق کان اوسکے مری فراوی بھرتی ہے</p> | <p>نئے جو تھکے عاشق کجوبان کرتے غرض تھی کیا تری تیر کو آج بکارت اگر یہ جانتے چن چن کی بھو تو رین کے یقین ہے صبح قیامت کو بھی صبحی کشن سمجھ یہ واروسن تار و سوزن انصو عجب بھٹاکہ شانے کے نھلابت ہم</p> |
| <p>سیح و خضر بھی سنے کی آندو کرتے گمر زیارت دل کیونکہ سنے وضو کرتے تو گل کبھی نہ تناسے رنگا بو کرتے انھیں گے خواب ساقی سب بو کرتے کر چاک پر وہ حقیقت کا مینا ہنو کرتے تیر آب سے اور خاک سے دھو کرتے</p> | <p>سراغ عمر گذشتہ کا وہ ہے گرو فوق تمام عمر گذر جانی جستجو کرتے</p> | <p>میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے تو کی عجب کہ وہ نئے نئے نیاز ہے ہر نادر ایک کلید دراز ہے کیا قیام عید سے لادہ سے نیاز ہے کہی شام پیا سیہ میں مینا بھر سا</p> |
| <p>کیا خوب کس واہ میں جہہ ناز ہے</p> | <p>نامانہ ہے جو ہے اوس سے پیا ہے</p> | <p>میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے تو کی عجب کہ وہ نئے نئے نیاز ہے ہر نادر ایک کلید دراز ہے کیا قیام عید سے لادہ سے نیاز ہے کہی شام پیا سیہ میں مینا بھر سا</p> |

دیوان فوق

میں خال دوسرا بیان ہوں بے نیاز ہے
 تو کی عجب کہ وہ نئے نئے نیاز ہے
 ہر نادر ایک کلید دراز ہے
 کیا قیام عید سے لادہ سے نیاز ہے
 کہی شام پیا سیہ میں مینا بھر سا

من گزشت در خون می باران
 بی دردی ز زنی نازکی گردن سر
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا

تو آنکه من ز سر و ناله دارم
 چرخه این تو چرخه گاهل او نگارم
 و شش نام بود که و ترش از هزارم
 کما خاک تجھ چرخان کوئی جان بشارم
 ایسا نو که آتی جی تے جو اب خط
 جو این سہ ناز کو اسے شہوارم
 کرتا ہے یون نمان دل میڈارم
 لے شمع تیری عمل جی جو ایک رہا
 لے دام داغ واسے سرخون چھا
 نہ فیض کرے چشم آب بقا کو کیا
 عاشق نہ بے پنجم گردون اپنی شکا
 پشہ سے سیکے شہرہ و گلی کوئی

اس جہر تو موقع شیر کا حال ہے
 کیا جائے لہا کرے جو خد اچھا رو
 پہ چہرہ راتو خاوس لہہ پون ہے
 منجانی کی زکھ چشم دلا رہن ہے

فلک تو شہر بیک صبح ستارہ چاند
 گریہ جی نظر سے تیری اپنا کام چاند
 کہ ہم دیادہ سے درخت زان اک چاند
 چاندیل سے اوٹھو جبکہ وہ آرام جان و دل
 ارادہ گر کی ناکھس علو جاہ کامل کا
 قویہ جانو کہ نیشا کنار بام چھا ہے

تو وقت امی گزشتہ گزشتہ
 شمع تیری عمل جی جو ایک رہا
 لے دام داغ واسے سرخون چھا
 نہ فیض کرے چشم آب بقا کو کیا
 عاشق نہ بے پنجم گردون اپنی شکا
 پشہ سے سیکے شہرہ و گلی کوئی

من گزشتہ در خون می باران
 بی دردی ز زنی نازکی گردن سر
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا
 دل بوی جان می خانی ز سر زده سینه سارا

کلیک شدہ لکچر کے لیے سب سے پہلے
چاہئے کہ اس کے لیے سب سے پہلے
ناتمام

جاکے اکبار نہ پھرنا تھا جہاں ان مجھ کو
میری ہر کوئی سو بار کیے پھرتی ہے

ناتمام

لائی حیات لئی قضا یحییٰ چلے
مہسا بھی اس سہا پدم ہوگا بد قرار
اپنی خوشی نہ اپنے خوشی چلے
جو چل ہم چلے وہ بہت ہی بڑی چلے
ہتر تو ہے یہی کہ دنیا سے دل لگے
پر کیا کریں جو کام نہ دل لگی چلے
ہو عمر خضر بھی تو ہو معلوم وقت مرگ
ہم کیا ہے یہاں ابھی آئے ابھی چلے

ناتمام

مہینہ کمان جو تابخ سیرت میں ہے
دوم کو ہمارے سینہ میں کہ دم نہیں آ
پر وہ ساغک بوتیکہ سقف کہ میں ہے
اس رنگ سے عقیق کا دل خون میں ہے
حرف آؤ مجھ پہ دیکھے کس کس کو نام سے
اگلا جو برگ زر کوئی اس چمن میں ہے
گر کین سو اہلکے گل نو ہمارے
زیر شکنجہ زلف شکن و شکن میں ہے
وہ دل کہ بولا سکے چمن چمن کی باب

ناتمام

ہنگام بوسہ گرم جو وہ اک ذری ہو
جلجلا خاک وحشی چشم تباہ پر گھاس
شکر تھی لب پینے سے شکر تری ہو
لیکن ہر کھڑو ہے بن ہر کھڑو

مطلع

چلے پھرے زان بجان چینن کو
ہر غم قدر بیان چینن کوئی کفن کو

ناتمام

دیوان ذوق

ایک ملک آہ ہے شیخ کو کو سلا
کوئی نہ واسطی دھونڈھے قلم کو سلا
میر تو ہے بن یہ مہر سلا
یہ دھونڈھے تین وہ جھوٹی قلم کو سلا

ناتمام

نعل نعل مہر نوخیز ترست تو سن کو سلا
چار چاند اور فلک ہم ہم روشن کو سلا
یہ سلا سلا سلا سلا سلا سلا سلا
یہ سلا سلا سلا سلا سلا سلا سلا

بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا

مطلع

بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا
بہشت کی بہشت ہو جو مرغان ہوا کا ہر سلا

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

| | |
|--|---|
| ہوتا اگر دل تو محبت بھی نہوتی | ہوتی نہ محبت تو کچھ آفت بھی نہوتی |
| مطلع | مطلع |
| مصرف چارہ دیکھا کیا چارہ کو میرے | مرچیں سی لگ ہی ہیں خنیم جگر کو میرے |
| مطلع | مطلع |
| جو دل نہ کشمکش ملے وہ تامل میں ہے | تو پھر بلا کو غرض ہے کوئی ہلا میں ہے |
| مطلع | مطلع |
| گامہ کا وار تھا دل پر پھر کہنے جان کی | چلی تھی بر بھی کسی پر کسی کو آن لگی |
| مطلع | مطلع |
| پتھن کو آٹھ کار اٹھا کو کسکی سا قیا چوری | خدا کی گر نہیں چوری تو پھر سہ کی کیا چوری |
| مطلع | مطلع |
| مٹی سے مٹی اپنی جو تربت میں مل گئی | جو کچھ کہ تھی مراد محبت میں مل گئیے |
| مطلع | مطلع |
| بر نہ بولی زیر گردن گر کوئی میری | ہے یہ گیند کی صد بیسی کے دسی |
| مطلع | مطلع |
| کھڑ کو جا بھی یوں ہر شیت خم و کجیے | سرا کو جیسے تھکا اونٹ و سہم و کجیے |

بیکار کیے اپنا دین ذکر خدا سب بیکار سے
کھینچ کر ہی اپنا دین نہ دین تیرا کوئی نہ
جب سب نے تیرا دین نہ دین تیرا کوئی نہ
خاک کا تو وہ بنایا میری مٹت خاک سے

دل غنیمت پر جان پر جان پر جان پر جان
عیسائی اپنے دین پر ہی موسیٰ پران پران پران

کیا تالیف ہوں سے جو حرف داگ سے
دو دن بھی ہو تو نہ کہ چلوں پران سے

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

مطلع

خاک را ز خاکست کین را ز سواد کین
چو کین را ز سواد کین را ز سواد کین
نام تمام

گر خج کا بسو دین کین کین کین
چو کین کین کین کین کین کین
نام تمام

| | |
|-------------------------------------|--|
| اے رفیق نگر تو میں نہیں شہر طشت | کیا کام تیرے کو محبت میں علی کے |
| نام تمام | |
| مقابل دین رخ روشن کی شمع گر ہو جا | صبا یہ دھول لگائے کہ پھر پھر ہو جا |
| پہلے سینہ میں آہ آتشیں جو ذوق | جو برقت دیکھے توفی اللہ و اس قدر ہو جا |
| نام تمام | |
| کوئی لکڑی ہو اگر کمر تو کہے | کہ آدمی جسکے بات سو چکر تو کہے |
| بلا سے ہو و مراغ نامہ بر ہو زنا | کہ او سکود کھیکے وہ سکہ خوشتر تو کہو |
| ہر ایک شعر میں مضمون گریہ میر | مری طرح سے کوئی ذوق شعر تو کہو |
| مطلع | |
| او مٹھا عشق میں کین اول و ان کو | ابھی تو ماں جو کھوت ہو اگر کھو |
| مطلع | |
| ہمیشہ کام تھا مجھ کو کو تو صحرانوری | بسیا خانہ بخیر منے پامروی |
| مطلع | |
| جنوں سے میر مجھ کو بگتا جیسے گواہ | کہ میر صحت میں خوشی کی یون ہی کہ گواہ |
| مطلع | |

شعر سنجال کے کھدہ عشق میں کین کین
کون سا اس زور سے نہ آسان
چو کین کین کین کین کین کین
نام تمام

کیا کون اوس ابو دین کین کین کین
ایک طبع عجیبان دو خوش کین کین
نام تمام

کین کین کین کین کین کین کین
کین کین کین کین کین کین کین
نام تمام

کین کین کین کین کین کین کین
کین کین کین کین کین کین کین
نام تمام

مطلع

یاد نام جو اس کا کھار زین و سنا

مطلع

سائیں لکھی شش پر سنا کی سانی

مطلع

ہو جان کن پیکر نہ تو بڑی سانی

مطلع

کل کے گل کے تو سنا پنی صبا و صلا

| | |
|---------------------------------------|--|
| را توں کو سو حق کر ایشیخ مناجاتی | سوئے ہوئے کنگیے رندان حسد باقی |
| مطلع | مطلع |
| قہار قہر آئینو کی طوفان طغیان | پارہ پارہ دل ہے جہنم تو تو جہنم ہے |
| مطلع | مطلع |
| ایں وقت ہن آگہ صوفی جانی | معلوم ہے حقیقت ہو حق جناب کی |
| مطلع | مطلع |
| کیا ہم نمی آتا اوس گل کے زین | عجب یہ کہہ دو کہ چک ما چین سے |
| مطلع | مطلع |
| کر کہ چہ چاک جگر سنا کا سن سن | کر کے چہ چاہا منہ کی کیون ہن پرا |
| مطلع | مطلع |
| بہر میں غلام لشکر جو میں خاکے بند | اس کو یقین جانو گر ہو خدا کے بند |
| مطلع | مطلع |
| تو بھلا ہی تو برا ہو نہیں سکتا افریقہ | ہی برا وہی کہ جو تجھ کو برا جانتا ہے |
| اور اگر تو ہی برا تو وہ سچ کہتا ہے | کیون برا کہتے سے تو اس کے برا مانتا ہے |

مطلع

تج تہا خفانی سے بن گزین طغیان

مطلع

دیوان وقت

مطلع

کون سے دن کا تو نہ تو نہ تو نہ تو

مطلع

کیا شہر نہ تو نہ تو نہ تو نہ تو

یاد نام جو اس کا کھار زین و سنا

مطلع

مطلع

مطلع

کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

اگر مریخ کی بھی ہو جائیگی پانی پانی
 سر زمین ہ جو کرین خون کا دعویٰ تجھے
 شعلہ آگ بجلی کی طرح چمکاؤں۔
 دوق جو ہر سے لگے ہو ہیں لا

مطلع

لاشے کو چھکرتے ہیں کہ دفن کیجے
 مردہ ہست زندہ ہو چاہیے سو کیجے

مطلع

معلوم ہوا نبی و ابرو بتان سے
 ایک تیر سے گویا کہ ملا ہے و گمان سے

نام تمام

دل بچے کیونکر نکا چشم شوخ و شنگ سے
 او تغافل کش جلدی کہ تو رفتہ نہیں
 بنے باریکی کہ گویا او سکا ہر مار سخن
 دوق زیبا جو پوش سفید شہر

و سا ہو کالے نے جب کو کا فر تو وہ فسون کے اثر سے کھیلے

و مان و گسیو کا تیری مارا نہ سے بولے نہ سر سے کھیلے

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

مطلع
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی
 کجا و خفجی تا دس در زیر چرخ پانی پانی

رباعی

بہارِ علی سے دہن و دہن
سیکھن ہی تہی حسن اور حسن
چلک دونا شامی اور علامہ
ای ذوق کا گھر گھر لکھن

رباعی

کیا فائدہ ہے کہ میں دلم سے ہو گا
ہو گا ہر کوئی کام سے ہو گا
ہو گا کہ ہوا ہو اگر سے ہو گا
ہو گا کہ ہو گا اگر سے ہو گا

رباعی

دل بیاغ سے دہر سے تو کرنا اوجھل
تسلی طرک میں اور نصیحت تو گمان
لے دوں غلک اپنی بارہ بات
سورہ ہونیکون نیز غلک بارہ بات

رباعی

رباعی

جسکے شکر گدہ میں جاتوں کی
کے لئے آج اور آپ ایسے ایسے
نفس میں رہتے تو پھر کس نے ہی
یو جہاں کر کے کون وہ ایسے ایسے

رباعی

ای ذوق کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن

گندرتی ہوگی آرام زندگی تیری
کہا یہ لئے کہ قید حیات میں نہان
اوٹھائے اتنے جہاں سے ولک لکایا
چھا جو کوئی گرفتاریوں سے دنیا کے
رہوہ مدت مرشد کی قید میں بسو
کہ ایک عمر میں پونچھا ستام اعلیٰ
چوڑنگاہ نصرت میں بھی ہوئی اوکو
ہیشہ غلک ہی بے تعلق کل کہ بھی
ہو ہوشیار ہو اور ہوشیار کا پناہ
نہیں ہوام علاق ہی مطلق از روی
کہا سب غلوپ نیو یہ شہر جہتہ
کہ کرو قطع تعلق کہ رام شدہ آزاد

کہ تجھ کو اب غم نیست ہو نہ شادی نہ
کبھی ہونگا دل آسودہ کو ہو نہ
کہ باور غ کروں کنج عافیت میں
تو سلسلہ میں فقری کی پھر جواب
کہ حق پرست ہو وہ پہلے جو ہو پرست
کہا یہ شوق سے ہو عہد بلند نہ
تو یہ ارادہ رہا اور بھی ہوں بالا
کہ انفس و شمن سرکش ہو اوکو و شکر
پھنسا ہوا ہے کہ فیض و غنیمت
مجال کیا کہ نکل جاوے کوئی کہی حبت
گیا زبان سے نکل اوکو جیسو شربت
بریدہ زعمہ با خدا اگر قرار ست

رباعیات

کیا جاننے کے ای ذوق بخ خاص عوام
ہو لوگ صف اول شائق میں تھے

اعلیٰ جو علی کی ہوامت کا مقام
پوچھتے کوئی لئے کہ ہو کیا امام

رباعی کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن
رباعی کے گھر گھر لکھن

اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
 اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
 اجل آتی شب جوین اور قونی فلک
 اجل آتی شب جوین اور قونی فلک

در کھادون عالم لینے مارا
 در کھادون عالم لینے مارا
 در کھادون عالم لینے مارا
 در کھادون عالم لینے مارا

گر لکھوں مضمون اپنے مالہ یہ شوق
 گر لکھوں مضمون اپنے مالہ یہ شوق
 گر لکھوں مضمون اپنے مالہ یہ شوق
 گر لکھوں مضمون اپنے مالہ یہ شوق

مطلوع مہاسی مرقومہ
 مطلع مہاسی مرقومہ
 مطلع مہاسی مرقومہ
 مطلع مہاسی مرقومہ

| | |
|---|------------------------------------|
| رباعی | |
| چشم او کی نشست جب گلابی ہو جا | صوفی او سے دیکھ کر شرابی ہو جا |
| دکھلائی جو وہ روی کتابی اور فوق | سب رسہ کا منہ کتابی ہو جا |
| رباعی | |
| ان کھونسے وی لاکھ کون بھی دیکھا | اور انکو پر از رشک خون بھی دیکھا |
| کیا کیا دیکھا رنگ ہنسائی و فوق | یون بھی دیکھا جہان کو دن بھی دیکھا |
| رباعی | |
| دنیا کے الم فوق اوٹھا جائیگے | ہم کیا کہیں کیا آئے تھے کیا جائیگے |
| جائے تھے روتے ہوئے آپ آئی تھے | آب جائیگے اور کج رول جائیگے |
| رباعی | |
| جنکو وقت میں سلام کا دعویٰ کیا | دیکھتا ہوں یہ اب بھی فوق ایسے کیا |
| جس طرح کر کہ ہنسائی کو بی بیوں کے | نقل کرنا ہو مسلمان کی کافر خال |
| اشعار غلیات مرقومہ وغیر مرقومہ کہ بعد ترتیب دیوان سبک | |
| گردیدہ تمتہ اشعار غزل نام تمام مرقومہ بالآ | |
| نیچو جب ہو قافلے بغل میں مارا | جو چڑھانہ سے میلین اجل میں مارا |

اشعار غزل مرقومہ
 اشعار غزل مرقومہ
 اشعار غزل مرقومہ
 اشعار غزل مرقومہ

٢٤

سے ایک جہن سران کو
زبان ایک وی کان ہو

3

مجلس عمومی روز شنبه ۱۳۰۲

ماہنامہ مرقیہ

نامی عیسیٰ جی جہان سے معصوم ہو گیا
 ایک خالی پرنس اور ایک غریب پرنس
 اسی ماہ سو پانچویں روز کا ظہور ہوا
 رسوا ہوئے گئے اور آخری ہو گئے
 ہم آپ اپنی باعث پروردہ واری ہو گئے
 مطلب کفر سے یہ اسلام سے نفع
 دل نیکے اور صغیر کے لیے ہے

[illegible]

ذہبیہ سلطان احمدی
کے ہاتھ لکھ کر

| | |
|------------------------------------|--|
| ویدہ آبلہ پاکا سی رونا سہ | کہ نہ پوچھا ہو کہین مجھ سے کسی خاد کو نہ |
| ہوش کو بچ کے لئے داسک ہو ش تو | فوق بیہوش کو آرام تو بشار کو |
| اشعار غزل شیر مرقومہ | |
| ایں دو سر غمزدہ نہان عیان نہ | آنکھوں سے دیکھ دے اور بیان نہ |
| آہوں میں والہاں کا لون تو دیکھو | اتر تفتہ جان ہوا ہوا بیان سے پہلے نہ |
| شیر مرقومہ بالا | |
| جگر اور دل کا شبنم حوصلہ تھا لکھیا | لکھ کر تیر کا ہونا ترازو اسکو کتنے ہیں |
| عدو نشین ہر دم ہیر و دے ایذا | یہ موزی زہر کی گونہ شہ سچو اسکو کتنے ہیں |
| بدبوچھو عقل سے تباکیاں مروتیر | کوہن لایانہ چشم پریدہ اسکو کتنے ہیں |
| کبھی شیریں دل سے کوہن فر کوہ کاٹا | محبت نہیں ہر روز بازو اسکو کتنے ہیں |
| مطلع | |
| خجست جو جستہ ہو کر جاوے پوچھ گھر | کھل کر کہ پوچھتے ہم مان او پیرین |
| مطلع | |
| جاستے ہیں اب تو کوی تب لالہ فام کو | اپنا تو بس سلام سہ ہے دار سلام کو |

[illegible]

وہ جسے سلطان احمد کی سست و ساز سے بے خبر تھے

طاق سے تو اتار لے شیشہ
 شیشہ می کی یہ دراز زبان
 میں ہوں مانند ساغر لبریز
 جھوم جھوم ایسے بادل آنے لگے

طاق پر رکھ کتاب اندیشہ
 اور پھر یہ ستم کہ پنبہ دہان
 جان بلب جان بلب کو کیا پرہیز
 یاؤں تو بہ کے لڑکھڑانے لگے

کر دے بیاتنگ مجھے نشے میں چو
 دل کے سارے پھپھو لے توڑ دین
 شب بیدار سہ نہیں ہوتی
 بستر رنج و کنج تنہائی
 شام سے مال ہو یہ صبح تلک
 کیوں نہیں بولتے سحر و طیسور
 جہان بیاب جیسے نیکی برق
 نبضیں چھوٹی ہوئی نشتی طاری
 دل سے نصیب ہوتا طاقت کی
 ہو میں سیر باغ ہے کسو

تاکہ مانند خوشہ انگور
 کلمتہ باقی کوئی نچھوڑوں میں
 نہیں ہوتی سحر نہیں ہوتی
 رات کیا آئی اک بلا آئی
 نہیں لگتی مری پلک سی ملک
 کیا شفیق نے کھلا دیا سینہ دور
 وہ بھی گرم رہ رہا کا لبرق
 ایک وقت ہزار بجار ہی
 بقیاری نے اتقامت کی
 دل ہے کسو داغ ہے کسو

دیوانہ و فوج ہندو
 زب بول نہل روح ہندو
 خون ثابت کرے سچا پو
 قطعہ خاتمہ
 لیا وہ دنیا جنہیں کوشش ہوئی کہ
 واسطے دران سے بھی جی نہیں رہا
 و فوج رانی و فوج کا فائدہ
 و ابھی سلنے نہ مل سکے

دیوان ذوق
تکلیف پانچویں سوچ
خوشنات کرے سچا
قطعه خانہ

قطعہ
 لکھنؤ وینا جنین کو پیش رو میں لے کر
 دارا سلاطین کے دربار میں گئے
 ماضی قریب کا زمانہ
 اس کے بعد
 اس کے بعد
 اس کے بعد

ہر
 پہلی کو صورت کہ ہے دریا
 پہلی دوم سے تھانہ بین ملک ہر
 سنا نظر پڑی صورت ہو نہ
 دریا نہ دل سے ہو نہ
 دریا نہ دل سے ہو نہ
 پہلی کو صورت کہ ہے دریا
 پہلی دوم سے تھانہ بین ملک ہر
 سنا نظر پڑی صورت ہو نہ
 دریا نہ دل سے ہو نہ
 دریا نہ دل سے ہو نہ

| | |
|---|---|
| کہ تھی ایک نفس ضبط نفس سے نصرت کیا سے کبھی میں زرخش گنج و دلت کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طنیت کبھی میں قرب نوافل سے تھا علی نیت کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چارون نظم میں نام مرا میں سیر شہرت طبع موزون کی دکھاتا تھا جو موزون کبھی مصحف میں نظر میری سر پر ت زند و پازندین کرتے تھی مرتجعییت کروں اک بات سے نہت کو کتھا میں کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبر عاقبت پایا تو ان المہ کو اہل جن فائدہ کیا جو ہوئی آگے ہر ملت فائدہ کیا کہ ہر اک فن کی کھلی ماہیت کہ ہر شکل ہواک تازہ محل صورت | کبھی میں رہا ہر دی میں تھا ہر ماحول سیما کسی کبھی تصویر کش موموات کبھی پیش شیخ شیوخ اور کبھی شیخ شریں کبھی میں رہا ب و انض سے تھا عالی در نال موسیقی ایسا کہ ادا کرتا تھا کبھی میں شاعر عزا و ادب دان بلوغ کبھی کرتا عرضی کا کبھی میں قافیہ نگ کبھی میں نظر آجیل نور و نوریت کبھی زرشقون میں ایسا کہ ساری موب کبھی یہ آگے شاستر و ہید پران کبھی میں نفرو و ہامین نہایت بیوش آخرین دیکھا تو اہل علم حجاب الاکبر فائدہ کیا جو ہر اک علم کی جانی تعریف فائدہ کیا کہ جو کبھی کتب ہر مذہب محل سے گرچہ کیا مادہ ایسا پیدا |
|---|---|

کہ تھی ایک نفس ضبط نفس سے نصرت
 کیا سے کبھی میں زرخش گنج و دلت
 کبھی علامہ کبھی صوفی صافی طنیت
 کبھی میں قرب نوافل سے تھا علی نیت
 کبھی میں بارہ مقام اور کبھی چارون
 نظم میں نام مرا میں سیر شہرت
 طبع موزون کی دکھاتا تھا جو موزون
 کبھی مصحف میں نظر میری سر پر ت
 زند و پازندین کرتے تھی مرتجعییت
 کروں اک بات سے نہت کو کتھا میں
 کبھی اخبار و تواریخ میں صاحب خبر
 عاقبت پایا تو ان المہ کو اہل جن
 فائدہ کیا جو ہوئی آگے ہر ملت
 فائدہ کیا کہ ہر اک فن کی کھلی ماہیت
 کہ ہر شکل ہواک تازہ محل صورت

گو تصوف سے ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت جہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا کو کر
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

نی مقدر نہ کر است ہونہ خرق عادت
تہ سکے کوئے بگتھے شیخ علیہ الرحمۃ
ہوئے اکبار جو افسانہ خواب غفلت
کہ منیم نظر آئے ہے نوید سجت
تھا وہ خلقت کا تماشای مہر قدرت
وہ تکبیر جو کتاب ہے سدا قدامت
چشم آہو سے ہرن نشہ جام وحشت
زلف و ازون تھی وہ رخسار چہ ازون
موجہ دو و لطیف اوسکی بھو و کی لبت
دست بیداو سے یکدست و عالم غارت
دل گرفتار غدا اب اوچین ہو ارا و صفت
تو ہم نزع بھی غاب کا چاہو شربت
نہ تقاض سے اون آنکھوں کو نگہ کو عاتق
واکر سے عقد موم بوم لبون کی حرکت
وہ پڑھوں میں کہ جس کو ہو دل کو حبت

یہ شعر گار سے وہ چاہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت جہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا کو کر
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

ایک عالم کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے
اس کے ہونے کی وجہ سے

اگر اس کی سیالی کہا بین
لا تم کہ یہ خافی بین وقت غفلت
یہ شعر گار سے وہ چاہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت جہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا کو کر
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

یہ شعر گار سے وہ چاہی ہو تو صوفی سجادہ نشین
علم سے لاکھ ہوشی تری پر ہے تقدیر
یہ مقالات مثال قصص مصنوعہ
لگ گئی آنکھ مری دکھتیا کیا خوابین ہوں
اللہ تقدیر سے حسن اوسکا کہ سرتا تقدیر
یا درگنا قدر غنا کو ہے اوسکے زاہد
چشم وحشی اگر اپنے وہ دکھلا کر تو ہو
دل شامت جہ کے چپے تیر ہلاک
آتش حسن سے اک شعلہ سرکش بینی
فوج مرگان وہ بلا ہو کھنڈ ارا کو کر
چاہ با بل مؤذن اور وہ ان لہذا عکس
لعل شیرین کی حلاوت پہ جو جان عاشق
نہ وہ شہم تبسم سے لب و سکو خوگر
کھولد و معنی معدوم کر کی جنبش
شوخ و ناز کی تعریف میں اوسکو مطلع

[illegible]

ہر ایک اسم غریت میں اعظم اسم ہے
 راۓ کوئی گرفتار رنج عالم میں
 شہا ہر دم سے ترے زندگانی عالم
 مثال خضر قوای رہنما ہر ملت دین
 تو وہ ہے حامی دنیا و دین نامہ دین
 کیا شان ماضی فرسخ ایک جہاں
 سحر سے شام ملک رفتان ہی غچہ میر
 فلک پر کراہی ہر شب اوج سجدہ شکر
 یہ روز سے تر ہے جوان جہاں کم

جو بخشے خالق کو عمر طویل و عیش کثیر
نہیں ملے۔ جو ان کی طرح مرم ہر
صحیح جیتے کہ قرآن ہونع نقسہ
ہلاں بست و نم کی طرح بدن کے حقہ
کہ جسکا ملاح خوشید ہی ہو و نظیر

حیات بخش جهان تیرا شرف و صحت
 نیرالوں ال سہر سہہ نکال کے دیتا
 جہان کو یونہی صحت کو ساتھ ہر
 یہ وہ خوشی ہو کہ فریب دین میں سوز و زہر
 پڑھو تہا میں ہی اب وہ مطہر رو

نو اینیادی احسان نادرشک
 حیا و کرم سخن تری نگاه
 تو به صمیم که جانب تری صفای غیر
 ترا از سینه می چون به جو اهل سناست
 که به صمیم صمیمت اصحاب کفایت
 زنده عدل است غیر که ذات حادثی
 حال کیا که است عهدین شراری طرح
 یاد طاعتین هر که شرافت و سر کشان نیز

لفظ مدح و ثناء

این کتاب از کتب معتبره است
 و در بیان فضائل و مناقب
 ائمه اطهار علیهم السلام
 و سادات و اولاد ایشان
 و در بیان فضائل و مناقب
 ائمه اطهار علیهم السلام
 و سادات و اولاد ایشان
 و در بیان فضائل و مناقب
 ائمه اطهار علیهم السلام
 و سادات و اولاد ایشان

توضیح
مطالع شانی

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

| | |
|---|--|
| نطق شیریں نہ تراشد کہ ہر دہ کور اس ہندو زلف کی ہے پاس اس صحن موسیقی ہو حمایت تر حق میں اس کے ہوئی اکسیر کی اور پاس اگر ہمت ہے چمن ہر میں گس بھی تر ہی بخش کر کیا عجب فیض سے گر ابر کرم کے تیرے تیرے شیر کے لگے نہیں کہتے گز فیض تعلیم سے تیرے ہو جو بک انسان لوح تقدیر کے لکھے کو پڑھے خوف برف یوں ترا حاسد پر عیب ہی عالم میں حقیر جیکھے آہو کو جو ضعیف تو وہ میں عدل ترا نہ ہے خورشید کو طالع کہ شعاع خورشید ایسا چالاک کہ اس طرح سے ڈو جاتا ہو پو پنے او شش فلک نیز میں چوکیو تیرا اچھی ہو فلک کا کشان ہو خولم | شان میں جسکی شہانہ شہار اللہ اس عہد میں تیرے کا فوکہ بھی اسلام پاس سخت گیری ہو فلک توڑ کی کی گرس بل سنے بہت تر ہی تو ایک تہہ ہو وہ رکھتی اک کا سہ زین ہو اور اک ملین مید مجنون میں ہو پیدا تر شہر کلاس مغربی تیغ ہو نو کی شہار تہہ اس احق الناس و سے جانیہ بلکہ انسان تر بیت سے تر ہی بھی ہو حرف شہا اسپ بر فال کوئی حبیبے میان تھا وہا نہ ہی آکھو کو آکھو کو شہر دم تر میں تر گھوڑے لگو جا طلاس جس طرح عاشق دل بنا کر کہ میں خوا نہ ہونم کا خیال اور نہ ہونم کا قیاس کان میں ہونم ہو خورم ہو نہ ہونم ہو |
|---|--|

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو
ماہ و قمر وہ کہ ہوں خود ہوا میں
جنگ انجمن کا ہوں خود ہوا میں
نہ ہوا میں جسے ہوں سوچتے ہو

مطلع ثالث
 چیم صنت کین چکاو لید و توفیق
 بنیادین کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

نچہ وہ نچہ خوشید و خازنگ شفق
 نام اک عکس زوقن او سین بجاروق
 جس طرح شعر خیالی میں ہوں معنی ادق
 گر ہوتا نظر دیدہ غنقا منطق
 آئینہ آب خیالت میں ہے بہ شفق
 شمع گرد کیجیے او شمع آجی عرق
 پنچہ گلبن کے پتے کبریٰ سو گل کرد
 مجھ سے کہنے لگا کیوں ہو تو گلبن نا
 نغمہ عیش سے ہی نرم جہان میں رہتی
 بر میں لکھ لکھ جی گلشن میں ہو گلگون بلوت
 کوئی محل اسے کتاہی کوئی استہرق
 ٹپکے سے نخل سے مستی میں ہشیہ راوی
 کہ وہ ہر خسرو دین حامی دین برحق
 اوسکے تیرے ہونے ہونے او کی حسود کو
 یعنی تو صیغ کی لائق ہو وہ بلکہ لائق

دست و باز و فروغ و شمع صبح بہار
 سنیہ تانف صفا آب گمر کا دریا
 نازک ایسی کہ اوسکی کہ سمجھنا مشکل
 ہے گران اوسے نزاکت سے نہ بانہی گز
 اوسکا زانو وہ مضفا کہ اگر دیکھو اوستے
 کیا کمون باق ہو میں کہ صفائی اوسکی
 قد جو گلبن تھو وہ پاؤں کو خانی جہان
 آکے بالین پر وہ ملنا سر ایا انداز
 مژدہ عید سے ہو گلشن عالم میں بہار
 دوش پر سرب جو کی ہواک سبر قبا
 جوش ہنر سے ہو دوش سر صحن چین
 باغ عالم میں ہو جوش بہار عشرت
 توجہ کر تہنیت عید کا اوسکی سامان
 وہ بہادر رشہ غازی کہ دم معرکہ ہون
 ہج اوسکی جو مناسب مجھے بلکہ انسب

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

مطلع ثالث
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق
 کدو سبب کین چکاو لید و توفیق

[illegible]

اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا
 اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا

قطب

تر زبان ہو جہ دیار اگر ایک زمان
 لب ریاحی ہم تھے ہون و نون چہان
 ہونہ گلشن میں بھی روئیدہ گل فرما
 شاخ چگل چمن دہرین ہوشاخ کمان
 روش غنچہ گل ہو و سگفتہ پیکان
 ناتوانوں کو بھی ہر دہرین تباہ توان
 ایک تازگہ ہو سسے سوچل زمان
 کیا عجب جہات سریش ہو کر فضا
 گل مہتاب کو گلدستہ میں اوسکے دندان
 جھجکین ہے کہ ہر کاکل غنہ افشان
 شب نامہ بھی ہو موج رم برق جہان
 سر حاسد کو رکھو صوٹ گوی چوکان
 جسے خوشید خیر اینو جبین پرتشان
 رہو ہر جسکے ہو گلزار ارم خارشان

نطق شیرین ترا وہ ہو کہ ثنائین اود
 آب دریا میں ہو یہ جوش جلاوت پیدا
 اس قدر تر تاج فہرمان جو زمانہ متیدا
 ہو کہ سر سبز بہار ان کرم و تیرے
 ملبہ حیرت کی زمین جا کہ شہ رخ خندک
 وہ ترانوہ حیات ہو کہ جسکے ہشت
 بل سکین پھر نہ جگہ سے کہ بھی بازہ کھیند
 دیکھ پہنچ یہ تری یہ فلک پر ہنسہم
 پیل تر اگل سوسن کا تبرا ایک انبار
 اوسکو خرد لوم کسی دلہ لیلی ویش کی
 لکھن شونجی جو تری تو سن چالاک کرینہ
 وقت کاوے کہ دم مکرہ راکب اوسکا
 انفلک جاہ رز کو ہین وہ وہ خاک
 طبع نگین ہین تر وہ چمن لاکہ و گل

اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا
 اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا

اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا
 اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا

اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا
 اس طرح عدل سے پھر دیکھو
 کہ جو کچھ ہو گیا وہ تو
 کچھ نہیں ہو سکتا

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

| | |
|---|--------------------------------------|
| پانا گرواب سے ہو گروہ نام آبی | تیری بخش ہو جو دیکھا مسکین گفت |
| دست سے ترسے کھولی روپی کی قدر | چکپون بن ہن اڑتے او کی کیا مضرا |
| فرو | فرو |
| وہاں ہر طرح میں تھارہ جب فلک | آتا ہی صاف چوبہ کی صورت نظر ہلال |
| فرو | فرو |
| مانسہ طائر ایک پرندہ نیچ سے | نسل تو تھک چکے جسکے شکار پرند ہو |
| مطلع قصیدہ من حضرت بادشاہ اکبر شاہ جنت آرامگا | |
| نام کو اللہ اکبر کیا تری تو قیر سے | داخل ہر رنگ ہی شامل ہر تکبیر سے |
| نام | نام |
| کروں اگر رقم تہنیت کا آج آہنگ | تو کھلے مسیحے قلم سے قلم آہنگ |
| تراوہ زور حمایت ہی پاؤں کو اپنے | کری شیری چربی ہی لاش آدمی لنگ |
| شہا ترنخ روشن کو کس ہی دولت شبہ | کہ مہر وہ کو گن لازم آئینہ کو ہی رنگ |
| مطلع | مطلع |
| ہیں وہ سبکین خسروا تیری سر او رنگ | جن پہ کھانا ہی حمن میں شہنہ اور رنگ |

کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور
 کسی سے ہر حال کو صاف پرانا اور

فصل

و عاوی فوق کی بخت و بخت
بیدار کی بخت و بخت
یا فانی در کی عاوی و ک
نقی نورد و بخت و بخت
استعار قصیدہ

لا ادری علی من کون کر
نہیں عروسی فاعلات
فیض سیر سے کیونکر
ذات ہی تری شمس

| | |
|---------------------------------|---------------------------------------|
| زوم نظارہ سے روکے گور پر ہر | کثرت تا نظر سے ہے تاشائیوں کی |
| واسطے تیرے ترا فوق نکال سہا | درِ خوش آب وضا میں سے بنا کر لایا |
| دیکھ اس طرح سے کتنی ہن بخور سہا | جسکو دعویٰ ہو سخن کا یہ سناوستے اوسکو |

استعار قصیدہ ہفت زبان
جیکہ سلطان داسد ہر کا ہر
آب وایولہ یونی نشو و فانی گلشن
چون روید کی سیرہ یہ یاد آئی
آیت ایتنا اللہ سبحانہ و تعالیٰ

رباعیات طرح

| | |
|-----------------------------|------------------------------|
| فستخ ہو سد جہان میں چین نور | شاہا تجھے بادولت و بخت فیروز |
| ہر سال حل میں ہر عالم ہندو | ہو شرف اندو تر سے طالع سے |

قصائد و فوق
جسکے شمس کا عالم ہر شمس
یون سے یون شمس زبان جو عروسی

رباعی

| | |
|----------------------------------|-----------------------------------|
| اور تجھے جہان روز سہا | خوش سید اک روجہان میں نور |
| اور جی ہر جہا کتاب کو یک ماہ کیو | ہو تجھکو زمانہ میں شرف و دروہ ماہ |

فصل
کوہ اور دھمی میں آتش
چل چل میں آج پر زرق و برق

رباعی

| | |
|-------------------|-------------------------------|
| اپہ مقرر فیروز | کہتا ہی یہ فیروز کے رنگ نور |
| ن ترا سید ولد نور | ہو دشمن سہ کش کر لے سہم الموت |

فصل
جسکے شمس کا عالم ہر شمس
یون سے یون شمس زبان جو عروسی

نکست باجی

خاتمہ الطبع

نکست باجی

کلیات سیرتقی

اس مجموعہ میں ساتون دیوان اور مثنویات شعبہ شوق و دریا شوق
 و صید نامہ و بیان کد خدائی نواب آصف الدولہ و مثنوی در بیان مرغزار
 و مہولی و ساقی نامہ و مثنوی معاملات عشق و اثر در نامہ و مثنوی تنبیہ الجہال و مثنوی
 در ہجو نابل و مثنوی ہجو عاقل و مثنوی در ہجو خانہ خود سبب شدت ہارس و مثنوی
 در تعریف سگ و گریہ بجانہ فقیر و مثنوی در مذمت باران و مثنوی در ہجو اکول و مثنوی خرو
 و مثنوی خوش عشق و مثنوی اعجاز عشق و مثنوی خواب و خیال و غیرہ درج ہیں

بار دوم

ماہ مارچ ۱۹۷۸ء عیسوی

سج نامی فشی نو لٹنو میں مقام لکھنؤ طبع ہوا